

از شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

صحابہ کرامؓ جاں نثارانِ رسولؐ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا صحابیؓ تھا، جس کی ایک بیہوشی لوندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سبب و شتم کرتی رہتی تھی وہ منع کرتے مگر وہ باز نہ آتی، ایک رات جب اُس نے آپؐ کی شان میں بے حد گستاخی کی تو اس صحابیؓ نے اس کو ایک خاص قسم کا خنجر پیٹ میں گھونپ کر ہلاک کر دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اس قتل کی نوبت پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کس نے یہ قتل کیا ہے ؟ جب کوئی جواب نہ ملا تو آپؐ نے فرمایا۔ اگر میرا حق اپنے ذمہ سمجھتے ہو تو ضرور بتاؤ۔ چنانچہ وہ نابینا صحابیؓ لرزہ بر اندام ہو کر آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا اور سارا واقعہ بیان کر دیا کہ حضرت ! وہ آپؐ کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی میں منع کرتا تھا لیکن وہ مانتی نہیں تھی اور پھر آخر میں یہ کہا کہ :-

میرے اس سے متیبوں کی طرح
دو لڑکے بھی ہیں اور میرے ساتھ
وہ بہت ہی نرمی کیا کرتی تھی گزشتہ
رات جب اُس نے آپؐ کی شان
میں گستاخی کی تو میں نے ہی اس
کے پیٹ میں خنجر گھونپ کر اس کا
کام تمام کر دیا ہے۔

ولی منها ابنان مثل
اللولؤتین وکانت لب
رفیقۃ فلما کان البارحۃ
جعلت تشتمک ووقع فیک
فاخذت المغول فوضعتہ
فی بطنہا (الحدیث)

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴۳)

محدثین کرامؓ لکھتے ہیں کہ وحی کے ذریعہ جب آپؐ کو اس کا صدق معلوم ہوا تو آپؐ نے اس کو کوئی سزا نہ دی اور بری کر دیا۔

شریعت اسلامی یہ اجازت نہیں دیتی کہ ہر آدمی قانون اپنے ہاتھ میں لے اور خود ہی چور، ڈاکو، زانی اور شاتم رسول وغیرہ کو سزا دے اور اس پر حد قائم کرے۔ یہ قانون اور حکام وقت کا کام ہے کہ وہ ان مجرموں کو قرار واقعی سزادیں، مگر داد دیکھے اس نابینا صحابیؓ کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پیاری اور شفیق رفیقہ حیات کی رجو مٹیوں کی طرح کے دو بچوں کی مال بھی تھی، اُس نے کوئی پرواہ نہیں کی اور عشق نبویؐ سے سرشار ہو کر آپ کی محبت کو اپنی رفیقہ حیات کی محبت پر ترجیح دی نہ تو انہوں نے واقعی عذر کا سوال دل میں پیدا کیا اور نہ اپنے ننھے اور معصوم بچوں کی تربیت کا سوال ہی دامن گیر ہوا۔

یہ ہے عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔
بدل کا نازک سا آئینہ بھی بڑی قیامت کا آئینہ ہے

کوئی مقابل نہیں ہے لیکن ہزار جلوے جھلک رہے ہیں
● صلح حدیبیہ کے مشہور واقعہ میں بحالت کفر حضرت عروہ بن مسعودؓ کفار قریش کی طرف سے جب سفیر اور قاصد بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو عرب کی عادت کے مطابق آپؐ کی ڈاڑھی مبارک پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے لگے۔ اگرچہ اہل عرب کے نزدیک یہ کوئی جرم نہ تھا کہ تالیف اور ملاطفت کے لیے مد مقابل کی ڈاڑھی کو پکڑ کر اس سے بات کی جائے لیکن حضرت میسر بن شعبہؓ کی غیرت ایمانی اور تعظیم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو گوارا نہ کر سکی اور جب بھی عروہ اپنا ہاتھ آپؐ کی ڈاڑھی مبارک کی طرف بڑھاتے تو حضرت میسر بن شعبہؓ تلوار کا دستہ ان کے ہاتھ پر مار رہے کہتے :-

اخر يدك عن لحية رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ڈاڑھی مبارک سے پیچھے
بٹاؤ۔ (بخاری ج ۱، ص ۳۹)

● حضرت خلیب بن عدی انصاریؓ کا صبر آزماء اور پُر درد واقعہ کتب احادیث و سیر اور تاریخ اسلامی میں بسط سے مذکور ہے کہ جب ان کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے مکہ مکرمہ میں تختہ دار پر لٹکانے کا عزم مصمم کر لیا تو انہوں نے اس موقع پر دور کتیں نماز پڑھنے کی اجازت طلب کی اور مختصر نماز پڑھ کے یہ کہا کہ دل تو چاہتا تھا۔

کہ تم کہہ دو گے موت کے خوف سے گھبرا کر غار کو طول دے رہا ہے پھر سولی کا پھندا لگے میں
پڑنے سے پہلے چند دردناک اور پرسوز اشعار پڑھے جن میں سے دو یہ ہیں :

فَلَسْتُ أَبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا

سو میں پروا نہیں کرتا جب کہ میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جاؤں

عَلَىٰ أَيْ شَيْءٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

اور جس کروٹ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے میرا گرنا ہو

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ

اور یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے اور اگر وہ چاہے

يُبَارِكْ عَلَىٰ أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمْنَعٍ

تو کٹے ہوئے جسم کے اعضاء پر بھی برکت کر دے

(ان کا یہ ایمان افروز واقعہ بخاری ج ۲ ص ۵۸۶، بیہقی ص ۲۳۹ اور طبری ص ۱۴۳۵

وغیرہ کتابوں میں بسط سے مذکور ہے۔)

حضرت خدیجہؓ کو جب سولی پر لٹکانے کا وقت آیا تو حضرت ابوسفیانؓ نے بحالت
کفر یہ پیش کش کی کہ :-

اليسرك ان محمداً عندنا

نضرب عنقه وانك في

اهلاك فقال لا والله ما

يسرنى اني في اهلي وان

محمداً في مكانه الذي

هو فيه تصيبه شوكة

تؤذيه - (زاد المعاد ج ۲ ص ۱۰۹ طبع مصر)

کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ محمد (صلی

اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس ہوں اور

ہم اُن کی گردن اڑا دیں اور تجھے

چھوڑ دیں کہ تو اپنے گھر چلا جائے؟

حضرت خدیجہؓ نے فرمایا، خدا کی

قسم میں تو اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ

مجھے تم رہا کر دو اور میں اپنے گھر

چلا جاؤں اور اس کے صلہ میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں بھی آپ

صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہاں ہی ایک

کانٹا بھی چبھے اور آپ کو تکلیف ہو۔

حضرت حبیب بن زید انصاریؓ (التوفی ۱۲ھ) کو جب جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے فوجیوں نے گرفتار کر کے مسیلمہ کے سامنے پیش کیا تو اُس نے دریافت کیا کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتے ہو ؟ وہ فرمانے لگے ہاں اُس نے سوال کیا :-

اتشهد انی رسول اللہ ؟
 فيقول لا اسمع فيقول له
 مسيلمه لعنه الله اسمع
 هذا ولا تسمع ذلك ؟
 فيقول نعم فجعل يقطع له
 عضوا عضوا كلما سأل
 لم يزدده على ذلك حتى
 مات في يده -
 (تفسير ابن كثير ج ۳ ص ۵۶۹ طبع مصر
 ونحوه في ج ۲، ص ۵۸۸)

کیا تم اس کی شہادت بھی دیتے ہو کہ
 میں بھی خدا کا رسول ہوں ؟ حضرت
 حبیبؓ نے فرمایا میں یہ نہیں سنتا۔
 مسیلمہ ملعون نے کہا کیا تو پہلی بات
 تو سنتا ہے اور یہ نہیں سنتا، حضرت
 حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں
 وہ سنتا ہوں اور یہ نہیں سنتا۔ چنانچہ
 وہ یہی پوچھتا جاتا تھا اور اُن کا ایک
 ایک عضو کاٹتا جاتا تھا حتیٰ کہ اس
 کے سامنے ہی ان کی جان نکل گئی۔
 (فرضی اللہ عنہ)

حضرت عبداللہ بن حذافہ السہمیؓ کو جب رومیوں کے لشکر نے
 گرفتار کیا اور ان کو ہرقل روم کے سامنے پیش کیا گیا تو اُس نے یہ پیش کش کی :-
 تنصر وانا اشرك في ملكي
 وازوجك ابنتي فقال له لو
 اعطيتني جميع ما تملك و
 جميع ما تملكه العرب
 على ان ارجع عن دين محمد
 صلى الله عليه وسلم طرفة
 عين ما فعلت -
 کہ تو عیسائی بن جا اور میں تجھے اپنے
 ملک میں شریک کر لوں گا اور اپنی
 بیٹی کا تجھ سے نکاح کر دوں گا حضرت
 عبداللہ بن حذافہؓ نے فرمایا کہ اگر تو
 مجھے وہ سب کچھ دے ڈالے جس
 کا تو اور اہل عرب مالک ہیں اس
 شرط پر کہ میں چشمِ زدن کے لیے
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین

حق سے پھر جاؤں تو میں کبھی ایسا
نہیں کروں گا۔

اس کے بعد ان کو بہت سی دھمکیاں دی گئیں اور ان کے سامنے بہت سے مسلمان
قیدیوں کو انتہائی دردناک اور عبرتناک سزائیں دی گئیں اور جب اُن کو دیگ میں ڈال کر
ہلاک کرنے کا وقت آیا تو ہر قل روم اپنے عمائدِ سلطنت کے ساتھ انہیں دیکھنے لگا۔ اس
موقع پر حضرت عبداللہ بن عذافہ رو پڑے۔ ہر قل کو یہ اُمید پیدا ہوئی کہ شاید جان عزیز کے
لیے رو رہا ہے مگر یہ سن کر ہر قل کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ :-

انی انما بکیت لان نفسی
انما ہی نفس واحدة تلقی
فی ہذہ القدر الساعۃ
فی اللہ فاحبت ان یکون
لی بعدد کل شعرة فی
جسدی نفس یعذب ہذا
العذاب فی اللہ -
تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۸۸

حقیقت یہ ہے کہ میں تو اسی لیے
رویا ہوں کہ میری جان تو ایک ہے
جو اس وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کے
لیے اس دیگ میں ڈالی جائے گی
میں تو اس کا متمنی ہوں کہ میرے بدن
کے ایک ایک رونگٹے میں الگ
الگ جان ہوتی اور اللہ تعالیٰ کی
رضا کے لیے اس عذاب میں وہ

مبتلا ہوتی۔

الفرض جناب امام الرسل اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں اور صحابیوں
نے حصولِ رضائے الہی، استقامت علی الدین اور آپ کی ذاتِ گرامی کے لیے وہ قربانی
اور ایسا ایثار کیا ہے جس کی نظیر دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے شاگردوں
اور صحابیوں میں عموماً اور حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے شاگردوں اور حواریوں میں
خصوصاً ہرگز نہیں پائی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ مشہور عیسائی مؤرخ گادفری ہیگنس یہ کہنے اور
لکھنے پر مجبور ہوا ہے (جس کی تائید کے لیے بیسیوں حوالے مسیحی اقوام کے مذہبی اور تاریخی
رہنماؤں کی عبارات میں موجود ہیں) کہ

عیسائی اس کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے
مسائل نے وہ درجہ تک دینی کام آپ کے پیروں میں پیدا کیا جس کو

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ابتدائی پیروں میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے۔۔۔۔ جب (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو سونی پرے گئے تو انکے پیرو بھاگ گئے، اُن کا لشہ دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجہ میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے۔ برعکس اس کے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپ کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر دشمنوں پر آپ کو غالب کیا۔ (اپالوجی گاڈ فری ہیگنس ترجمہ اردو ص ۶۶ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء)۔

بقیہ امراضی و علاج

تولے کھل کر کے پاؤ دودھ میں کھیم بنا کر صرف ایک ہفتہ کھا کر دیکھیں برگ ہرن کھری نہ ملے تو برگ برہمی بوٹی اور سونف اور مصری ہم وزن پیش کر چھ چھراشہ صبح شام دودھ سے کھالیا کریں۔
(۳) دوا تیار نہ کر سکیں اور تکلیف زیادہ ہو تو ہمدرد دوا خانہ کی ”سوینی“ استعمال کریں۔ یہ مغریات کا مرکب ہے جو پھولوں میں تیار کیا گیا ہے بے خوابی کے لیے مجربات سے ہے۔ دماغی کمزوری بھی اس سے کافور ہو جاتی ہے۔

بقیہ تعارف و تبصرہ

زیر نظر کتابچہ ان کے مکاتیب کا مجموعہ ہے جو انہوں نے وقتاً فوقتاً اکوڑہ خٹک کی عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل مدرس و محقق مولانا عبد القیوم حقانی کے نام تحریر فرمائے، مرتب قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے قاضی صاحب موصوف کے سلسلہ رشد و ہدایت کی اس زرین کڑی کی حفاظت کا اہتمام کیا اور اب انہیں مرتب کر کے امت کے سامنے پیش کر دیا۔ فجزاھم اللہ خیر الجزاء۔

ازواج مطہرات کی اعزاز کی حیثیت

کے بارے میں جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ (مقیم پیرس) کے نئے انکشاف کے جواب میں آزاد کشمیر ضلع میرپور کے مفتی مولانا قاضی محمد روئیس خان ایوبی کے قلم سے تفصیلی تحقیقی مقالہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں (ادارہ)